بسم اللہ الرحمن الرحیم

روز عاشور کا روزہ

تحقیقی جائزہ

تالیف

شیخ نجم الدین طبسی

ترجمہ

سید غافر حسن رضوی "چھولسی"

ناشر: ابو طالب انٹر نیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ لاھور پاکستان

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

مشخصات کتاب

نام کتاب:.......روز عاشور کا روزہ، تحقیقی جائزہ
تالیف:............شیخ نجم الدین طبسی
ترجمہ.........سید غافر حسن رضوی چھولسی ''ہندی''
صفحات:..........۵۸
تعداد:...........۵۰۰۰
طباعت:........اکتوبر ۲۰۱۴ء
پیشکش:.........شعور ولایت فاؤنڈیشن (لکھنؤ)
ناشر:..........ابوطالبؑ انٹرنیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ:

۱۔ جامعہ شیر شاہ اینڈ ابوطالبؑ اسلامک انسٹی ٹیوٹ محبؑ پور سادات، لاہور (پاکستان)
۲۔ جامعہ رضویہ، چھولس سادات ضلع جی بی نگر (ہندوستان) 919720023544+
۳۔ شعور ولایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ (ہندوستان) 919044865176+
۴۔ شائقین حضرات ہماری سائٹ پر بھی مراجعہ کر سکتے ہیں:
www.shaoorewilayat.com

Presented by Ziaraat.Com

فہرست مطالب

فہرست ۳

عرض ناشر ۹

حرف دل مترجم ۱۱

مقدمہ مولف ۱۵

لغوی اعتبار سے عاشورا ۱۷

عاشور کا تاریخی پس منظر ۱۸

روز عاشور کے روزہ کا حکم ۱۸

الف: رمضان سے پہلے ۱۸

ب: رمضان کے بعد ۲۰

روایات کی تفصیل ۲۱

روز عاشور کے روزہ کا حرام ہونا ۲۱

پہلی روایت: امام باقر علیہ السلام ۲۱

دوسری روایت: امام صادق علیہ السلام ۲۱

تیسری روایت: امام باقر علیہ السلام ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی روایت: امام صادق علیہ السلام..........................۲۲
پانچویں روایت: امام صادق علیہ السلام..........................۲۳
چھٹی روایت: امام رضا علیہ السلام..........................۲۳
ساتویں روایت: امام صادق علیہ السلام..........................۲۵
آٹھویں روایت: امام صادق علیہ السلام..........................۲۶

روز عاشور کے روزہ کا جائز ہونا..........................۲۸

پہلی روایت: امام کاظم علیہ السلام..........................۲۸
دوسری روایت: امام صادق علیہ السلام..........................۲۸
تیسری روایت: کثیر النویٰ..........................۲۹
چوتھی روایت: حضرت علی علیہ السلام..........................۲۹
پانچویں روایت: روایت حفص..........................۳۰
چھٹی روایت: امام زین العابدین علیہ السلام..........................۳۰
ساتویں روایت: کتاب جعفریات..........................۳۱
آٹھویں روایت: شیخ صدوقؒ..........................۳۱

اہلسنت منابع سے روزۂ عاشور کا استنباط..........................۳۲

پہلی روایت: روایت مجہول..........................۳۲
دوسری روایت: روایت مجہول..........................۳۲
تیسری روایت: روایت مجہول..........................۳۳
چوتھی روایت: روایت مجہول..........................۳۳

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں روایت: روایت مجہول.................... ۳۴
چھٹی روایت: روایت مجہول.................... ۳۴
ساتویں روایت: ابن اسحاق.................... ۳۵
آٹھویں روایت: جابر بن سمرہ.................... ۳۵
نویں روایت: روایت قیس.................... ۳۶
دسویں روایت: روایت مجہول.................... ۳۶
گیارہوں روایت: ابوغطفان.................... ۳۷
بارہویں روایت: روایت مجہول.................... ۳۷
تیرہویں روایت: غیر معروف.................... ۳۸

روزۂ عاشور سے متعلق علمائے اہلسنت کے حواشی.................... ۳۹

پہلا حاشیہ: حاشیۂ عینی.................... ۳۹
دوسرا حاشیہ: حاشیۂ جواد علی.................... ۳۹
تیسرا حاشیہ: حاشیۂ عسقلانی.................... ۳۹
چوتھا حاشیہ: حاشیۂ قسطلانی.................... ۳۹

روز عاشور سے متعلق، علمائے اسلام کے نظریات.................... ۴۳

علمائے اہل سنت کے نظریات.................... ۴۳

علمائے تشیع کے نظریات.................... ۴۴

الف: روز عاشور کے روزہ کا حرام ہونا.................... ۴۴

Presented by Ziaraat.Com

ب: روزۂ روز عاشور کا بنا بر احتیاط واجب، جائز نہ ہونا........۴۴
ج: روز عاشور کے روزہ کا مکروہ ہونا........۴۴
د: وقت عصر تک کھانے پینے سے پرہیز کا مستحب ہونا........۴۴
ہ: روز عاشور، فاقہ کا مستحب ہونا........۴۵
بعض اقوال کی صراحت........۴۶
پہلا قول........۴۶
دوسرا قول........۴۶
تیسرا قول........۴۷
چوتھا قول........۴۷
پانچواں قول........۴۷
عاشور کے متعلق، جعل سازوں کے نظریات........۴۹
پہلی خودساختہ روایت........۴۹
دوسری خودساختہ روایت........۵۰
تیسری خودساختہ روایت........۵۰
چوتھی خودساختہ روایت........۵۱
عاشور کے متعلق، اہل بیت علیہم السلام کے اقوال........۵۱
امام رضاؑ سے منقول روایت........۵۱
تاخیر محرم کا روز عاشور کے روزہ کے ساتھ جمع ہونا........۵۲
روز عاشور اور بنی امیہ کا عید منانا........۵۳

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

روز عاشور کے متعلق مورخین کی تصریح.............................۵۴

پہلی تصریح: مقریزی کا بیان.............................۵۴

دوسری تصریح: ابوریحان کا بیان.............................۵۵

تیسری تصریح: کراجکی کا بیان.............................۵۵

چوتھی تصریح: علامہ سید رضیؒ کے اشعار.............................۵۶

حسن ختام ولب لباب.............................۵۸

☆☆☆

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

اہمیت روز عاشور

﴿روز عاشور کی بابت، انبیاء کرام علیہم السلام کی معرفت﴾

بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے اپنے بعض انبیاء کو روز عاشور کی معرفت کرائی تھی، جیسا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی مناجات میں ملتا ہے کہ آپؑ نے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی: "لِمَ فَضَّلْتَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ؟" خداوند عالم نے جواب میں ارشاد فرمایا: "فَضَّلْتُهُمْ لِعَشْرِ خِصَالٍ... وَعَاشُوْرَاءَ" میں نے اس امت کو دس خصوصیتوں کے سبب فضیلت بخشی ہے... جن خصوصیتوں میں ایک (اہم) خصوصیت (ان کے درمیان) عاشور کا وجود ہے۔ (مجمع البحرین: ج۳، ص۴۰۵)

☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

عرض ناشر

شیعہ اور اہل سنت کے درمیان فقہی احکام ومسائل کے اخذ کرنے کے منابع مختلف ہیں اور ان کے درمیان اختلاف کا سب سے اہم سبب یہ ہے کہ شیعہ اہل بیت علیہم السلام کی روایات سے تمسک کرتے ہیں اور انھیں حجت قرار دیتے ہیں جبکہ اہل سنت برادران اپنے عقائد کو اہل بیت علیہم السلام کے بجائے صحابہ کرام کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔

حقیقی جانشینان پیغمبرؐ "اہل بیت علیہم السلام" کے یہاں عاشور کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ ارشاد ہوا: "جو شخص اس دن روزہ رکھے خدا اسے آل زیاد کے ساتھ محشور کرے"۔

نیز اہل سنت کے منابع میں اس سلسلہ میں تضاد پایا جاتا ہے "صحیح مسلم کتاب صوم، صوم یوم عاشوراء" میں آیا ہے: "ماہ رمضان کے روزے واجب ہونے سے پہلے عاشور کے دن روزہ رکھا جاتا تھا لیکن ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہونے کے بعد روز عاشور کے روزہ کو ترک کردیا گیا" جبکہ صحیح بخاری کتاب صوم میں بیان ہوا ہے:

"حضرت رسالتمآبؐ کو عاشور کے روزہ کی اہمیت کا علم نہیں تھا اور آپؐ نے وہ روزہ، یہودیوں سے سیکھا اور اسی پر عمل پیرا رہے"۔

Presented by Ziaraat.Com

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ مانا جاسکتا ہے کہ علم لدنی کے مالک ''نبی مرسلؐ'' کو ایک دینی مسئلہ کا علم نہ ہو اور انھوں نے وہ اہل کتاب سے سیکھا ہو!؟ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اہل کتاب کے یہاں ایسے روزہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

اہل سنت کی روایات میں پایا جانے والا تضاد اس نظریہ کو تقویت دیتا ہے کہ بنی امیہ نے نواسۂ رسولؐ امام حسینؑ اور ان کے اصحاب باوفا کی شہادت پر خوشی منانے کی خاطر ایسی احادیث کو گھڑا اور رفتہ رفتہ یہ احادیث اہل سنت کے عقائد میں داخل کردی گئیں۔

ادارۂ ھٰذا نے اس اسلام مخالف فکر اور نواسۂ رسولؐ کی شہادت کے دن اس فکر و عمل سے عالم اسلام خصوصاً اردو زبان قارئین کرام کو مطلع کرنے کی خاطر اس کتاب کے ترجمہ کا انتخاب کیا جو آیۃ اللہ شیخ نجم الدین طبسی دامت برکاتہ کی تالیف ہے اور اسے اردو زبان میں ڈھالنے میں برادر عزیز مولانا سید غافر حسن رضوی ''چھولسی ھندی'' نے زحمت فرمائی۔ امید ہے کہ قارئین محترم اس کتاب کے مطالب سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہوں گے۔

والسلام: بانی ادارہ

ریسرچ اسکالر ناظم حسین اکبر

۱/۶ اگست ۲۰۱۴ء بمطابق ۹/شوال ۱۴۳۵ھ

Presented by Ziaraat.Com

حرف دل مترجم

لاحَولَ وَلا قُوَّةَ اِلابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمُ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ اللَّعِینِ الرَّجِیمُ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمُ، اَلسَّلام عَلیٰ اَهلِه وَالصَّلاَةُ عَلیٰ اَهلِهَا وَاللَّعنَةُ عَلیٰ اَهلِهَا، اَمَّا بَعدُ:

مجھے یہ سوچ کر بے انتہا قلبی مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ قارئین کرام کے ہاتھوں میں میری کاوش کا دوسرا نمونہ پیش ہے، اس کتاب میں روز عاشور کے روزہ کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے کہ روز عاشور کے روزہ کا منبع کیا ہے، یہ روزہ کب سے شروع ہوا، روز عاشور کا روزہ بدعت ہے یا سنت؟ یہ روزہ در حقیقت جائز ہے یا نہیں؟ اور ان سوالوں کے علاوہ دیگر سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں اور دلیل کے طور پر فریقین کی روایات پیش کی گئی ہیں۔

در حقیقت روز عاشور کا روزہ، بنی امیہ کی وہ بدعت ہے جو امام حسینؑ کی شہادت پر شکرانہ کے طور پر رائج ہوئی؛ اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہوئے کشاف الحقائق مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اِنَّ آلَ اُمَیَّةَ عَلَیهِم لَعنَةُ اللّٰهِ وَمَنْ أَعَانَهُم عَلیٰ قَتْلِ الْحُسَیْنِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، نَذَرُوا نَذْرًا اِنْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلامُ وَسَلُمَ مَنْ خَرَجَ اِلیٰ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَصَارَتِ الْخِلَافَةُ فِی آلِ أَبِی سُفْیَانَ، أَنْ یَتَّخِذُوا ذَالِكَ الْیَوْمَ عِیْدًا لَّهُمْ، وَأَنْ یَصُومُوا فِیهِ شُکْرًا''یعنی بنی امیہ علیہم اللعنۃ اور وہ اہل شام جو ان کے ساتھ قتل حسینؑ میں شریک تھے، انھوں نے نذر مانی کہ اگر حسینؑ شہید ہو جائیں اور خلافت کی

Presented by Ziaraat.Com

باگ ڈور بنی امیہ کے ہاتھوں میں آجائے تو روز عاشور کو اپنے لئے عید کا دن قرار دیں اور شکرانہ کے طور پر اس دن روزہ رکھیں۔(۱)

اس بدعت کی تائید کرتے ہوئے صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت نقل ہوئی ہے:"قال رسول اللهؐ: صوموا يوم عاشورا، وخالفوا فيه اليهود، صوموا قبله يوما و بعده يوما" یعنی پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ روز عاشور روزہ رکھو اور اس روزہ میں یہودیوں کی شبیہ بننے سے پرہیز کرو(چونکہ یہودی روز عاشور کو روزہ رکھتے ہیں لہٰذا تم) عاشور سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھو اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھو یعنی تین دین پے در پے روزے رکھو تاکہ یہودیوں سے مشابہ نہ ہو جاؤ۔(۲)

اس بدعت کی مخالفت میں ایک روایت زید نرسی سے منقول ہے:"سمعت عبيد بن زرارة يسأل أبا عبد الله عليه السلام عن صوم يوم عاشورا فقال: من صامه كان حظه من صيام ذلك اليوم حظ ابن مرجانة وآل زياد.قال: قلت: وما كان حظهم من ذلك اليوم؟ قال: النار أعاذنا الله من النار ومن عمل يقرب من النار" یعنی زید نرسی کا بیان ہے کہ میں نے عبید بن زرارہ سے سنا کہ وہ امام جعفر صادقؑ سے روز عاشور کے روزہ کے متعلق سوال کر رہے ہیں، تو امامؑ نے جواب دیا: جو اس دن روزہ رکھے گا اس کا مقدر وہی ہوگا جو ابن مرجانہ اور آل زیاد کا ہوگا، عبید نے کہا: ان کا مقدر کیا ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا: آتش جہنم، خداوند عالم ہمیں آتش جہنم سے محفوظ رکھے اور ہر اس عمل سے محفوظ رکھے جو جہنم سے قریب کرتا ہے۔(۳)

....

۱. آمالی: شیخ طوسی، ص۶۷۷، ب۴، ح۱۳۹۷.

۲. صحیح مسلم: ح۱۱۶۲.

۳. الکافی: ج۴، ص۱۴۷، ح۶. تهذیب: ج۴، ص۳۰۱، ح۹۱۲. الاستبصار: ج۲، ص۱۳۵.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

روز عاشور کے روزہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے: بعض محققین کا یہ نظریہ ہے کہ روز عاشور کا روزہ واجب تھا لیکن ماہ رمضان کے روزوں کی وجہ سے اس کا حکم منسوخ ہوگیا اور اس کی جگہ ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب قرار دے دیئے گئے؛ بعض افراد قائل ہیں کہ حکم منسوخ ہوجانے کے بعد بھی روز عاشور کا روزہ مستحب ہے؛ بعض افراد کہتے ہیں کہ مکروہ ہے؛ بعض کا کہنا ہے کہ عاشور کا روزہ اختیاری ہے جو چاہے رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ اہل بیت علیہم السلام سے منقول روایتوں کے مطابق: روز عاشور کا روزہ، ماہ رمضان المبارک سے تبدیل کر دیا گیا ہے لہٰذا روز عاشور کا روزہ بنی امیہ سے مخصوص ہے، لیکن شیعیان اہل بیتؑ کے لئے روز عاشور غم واندوہ کا دن ہے کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ جس دن اہل بیتؑ کے خیام کو تاراج کر دیا گیا، آل رسولؐ کو شہید کیا گیا اور امام حسینؑ کے ساتھ ان کے باوفا اصحاب وانصار کو بھی شہید کیا گیا، بعد شہادت خیام میں آگ لگائی گئی اور ناموس رسولؐ کو بے کجاوہ ناقوں پر اسیر کر کے دیار بہ دیار پھرایا گیا؛ لہٰذا اس روز خاندان رسولؐ کی پرسہ داری کے عنوان سے روزہ نہیں رکھنا چاہئے بلکہ فاقہ کرنا چاہئے اور عصر عاشور کے وقت فاقہ شکنی کرنی چاہئے۔

مولف محترم کی تحقیقی تالیف کو اردو زبان میں ترجمہ کرنا اور اس کو اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنا اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں اور اپنے برادر عزیز مولانا مرتضیٰ حیدر آبادی صاحب قبلہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر اپنی بہترین رہنمائی سے نوازا، خداوند عالم موصوف کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ ''آمین''

چونکہ اس ترجمہ کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنے قلم کے ذریعہ اپنے بھائیوں تک حقائق پہونچا سکوں اور انھیں حقیقت سے روشناس کرا سکوں لہٰذا میں نے اس ترجمہ کا بیڑا اٹھایا چونکہ یہ کتاب عربی میں لکھی گئی ہے اور اس کا فارسی ترجمہ بھی موجود تھا لیکن اردو

Presented by Ziaraat.Com

میں ترجمہ نہیں تھا اور میں یہ چاہتا تھا کہ اردو زبان حضرات تک بھی ان حقائق کو پہونچایا جائے، خدانے مجھے یہ توفیق مرحمت فرمائی کہ ترجمہ کے لئے قلم اٹھاؤں اور اپنے اہل زبان کی خدمت میں انمول تحفہ پیش کروں، خداوند کریم کی عنایات اور بطفیل محمد وآل محمد علیہم السلام اس کار خیر میں کامیابی سے ہمکنار رہوا، میں اس نعمت پر خداوند عالم کا شکر گزار ہوں۔

"والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ"

سید غافر حسن رضوی چھولسی "ھندی"

روز ولادت امام حسن علیہ السلام: ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

☆☆☆

مقدمۂ مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ محمد و آلہ الطاھرین وبعد:

فریقین کے درمیان دوسرے فقہی مسائل کی مانند روز عاشور کے روزہ میں بھی اختلاف رہا ہے اور یہ اختلاف آج بھی موجود ہے لیکن یہ مسئلہ فریقین کے درمیان کسی قسم کی دشمنی، جنگ اور محاذ آرائی کا باعث قرار نہیں پاتا البتہ دونوں کے پاس دلائل وشواہد موجود ہیں۔

بعض اہل سنت حضرات اہل بیت علیہم السّلام سے محبت کی بنا پر کہتے ہیں: ''ہم روز عاشور میں کیونکر کھائیں پئیں! جب کہ اس روز امام حسینؑ کو بھوکا پیاسا شہید کیا گیا'' البتہ ان کی محبت قابل قدر ہے لیکن اس روزہ کی مشروعیت اور اس کو مستحب ثابت کرنے کے لئے فقہی دلیل کی ضرورت ہے۔

یہی امر باعث بنا کہ اس مسئلہ میں تحقیق کریں اور دیکھیں کہ اس روزہ کی مشروعیت اور جواز پر کوئی دلیل بھی ہے یا صرف ضعیف روایتوں سے استفادہ کیا گیا ہے؟ ہم نے تقریباً دوسو صفحات پر مشتمل کتاب تالیف کی جس میں مخالفین کے نظریات اور اس دن کے روزہ کی مشروعیت پر سیر حاصل بحث کی اور محققین کے ہاتھوں تک پہونچائی لیکن

Presented by Ziaraat.Com

بعض علم دوست حضرات کے مشورہ سے اس کا خلاصہ کیا تا کہ اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جا سکے؛ لہٰذا جن حضرات کو تفصیلی تحقیق درکار ہے وہ حضرات اصل کتاب یعنی "صوم عاشوراء بین السنة و البدعة" کا مطالعہ فرمائیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ میری ناچیز کاوش رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل اطہار علیہم السّلام کے نزدیک قابل قبول ہوگی "انشاءاللہ"۔

والسلام

نجم الدین طبسی "قم المقدسہ"

Presented by Ziaraat.Com

لغوی اعتبار سے عاشورا

عاشوراء، فاعولاء کے وزن پر ہے؛ چونکہ یہ الف ولام تعریف سے خالی ہے لہٰذا معرفہ نہیں بلکہ نکرہ ہے۔ روز کے اعتبار سے روز عاشورا، محرّم کا دسواں دن ہے، جیسے کہ محرم کے نویں دین کو تاسوعا بھی کہا جاتا ہے۔(۱)؛ عاشورا، اسلامی نام ہے، جو زمان جاہلیت میں معروف نہیں تھا۔(۲)؛ یہ عشر سے مشتق ہے جو عدد معین کے لئے استعمال ہوتا ہے، منقول ہے کہ عاشوراء، عاشرہ سے عدول ہوا ہے جو مبالغہ اور تعظیم کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ عِشر سے لیا گیا ہے، درحقیقت یہ صفت ہے لیلۃ العاشر (شب عاشور) کے لئے، لہٰذا جب کہا جائے ''روز عاشورا'' تو اس کا مطلب ہے ''شب عاشور کے بعد والا دن''۔(۳)

....

۱. تهذيب اللغة: ج۱، ص۴۰۹. لسان العرب: ج۹، ص۲۱۸. القاموس المحيط: ج۲، ص۸۹.

۲. الجمهرة فی لغة العرب: ج۴، ص۲۱۲.

۳. عمدة القاری: ج۱۱. الغربيين: ج۱، ص۲۵۴. معيار اللغة: ج۱، ص۴۶۵. تاج العروس: ج۳، ص۴۰۰. فتح الباری: ج۴، ص۲۸۸. ارشاد الساری: ج۴، ص۶۴۶.

Presented by Ziaraat.Com

عاشور کا تاریخی پس منظر

احادیث وروایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے بعض انبیاء کرام کو عاشورا کی معرفت کرائی تھی جیسا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کی مناجات میں مرقوم ہے: ''وَقَدْ قَالَ یَارَبِّ: لِمَ فَضَّلْتَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلیٰ سَائِرِ الْاُمَمِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: فَضَّلْتُهُمْ لِعَشْرِ خِصَالٍ... وَ عَاشُوْرَاءَ'' یعنی جناب موسیٰ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی: پروردگار! تو نے امت محمدؐ کو تمام امتوں پر برتری کیوں بخشی؟ خداوند عالم نے جواب دیا: میں نے امت محمد کو دس خصلتوں کی وجہ سے برتری دی ہے...اوران میں سے ایک روز عاشورا ہے۔(۱)

روز عاشور کے روزہ کا حکم

اس روزہ کے بارے میں دوطرح سے بحث ہوسکتی ہے: (الف) ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے (ب) ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے کے بعد۔

الف: رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے:

ہمارے فقہائے کرام کا اختلاف ہے کہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے پہلے عاشور کا روزہ واجب تھا یا نہیں؟ محقق نجفی نے جواہر میں، محقق قمی نے غنائم میں

....

۱. مجمع البحرین: ج۳، ص ۴۰۵. حاشیۃ الجمل: ج ۱، ص۳۴۷.

Presented by Ziaraat.Com

اور سید طباطبائی نے المدراک میں بیان کیا ہے: ''ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے روز عاشور کا روزہ واجب تھا''۔(۱)

اور اس حکم کا ماخذ امام علیہ السلام کی روایت ہے: ''كَانَ صَومُهُ قَبلَ شَهرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهرُ رَمَضَانَ المُبَارَكِ تُرِكَ ''یعنی روز عاشور کا روزہ، ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے واجب تھا، جب ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہوا تو عاشور کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔(۲)

لیکن بقیہ مذاہب اسلامی کے نزدیک روز عاشور کے روزہ کے بارے میں دو قول نقل ہوئے ہیں: ابو حنیفہ سے منقول ہے: ''واجب تھا''۔ اکثر اہل سنت کے نزدیک مشہور ہے: ''واجب نہیں تھا''۔ احمد بن حنبل نے بھی دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے۔(۳)

ہمارے بعض فقہاء نے بغیر کسی نظریہ کو ترجیح دیئے، اختلافی نظریات کی نقل پر اکتفا کیا ہے؛ مثلاً علامہ حلی نے کتاب تذکرہ و کتاب منتھی المطلب میں، اور محقق سبزواری نے کتاب ذخیرہ میں بیان کیا ہے۔(۴)

....

١. جواهر الكلام: ج١٧، ص١٠٧. غنائم الايام: ج٦، ص٧٨. المدارک: ج٦، ص٢٦٨.

٢. وسائل الشيعة: ج١٠، ص٤٥٩. الاصول الكافى: ج٤، ص١٤٦. الاستبصار: ج٢، ص١٣٢. من لا يحضره الفقيه: ج٤، ص٢٩٠. شرح الزرقانى: ج٢، ص١٧٨.

٣. منتهىٰ المطلب: ج٢، ص٦١١. تذكرة الفقهاء: ج٦، ص١٩٢. ذخيرة المعاد: ص٥٢٠.

٤. من لا يحضره الفقيه: ج٢، ص٥١، ح٢٢٥.

Presented by Ziaraat.Com

ب: رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے کے بعد:

رمضان کے روزہ کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی روز عاشور کے روزہ کے حکم میں دونوں فرقوں کا الگ الگ نظریہ ہے:

ہمارے نزدیک روایتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؛ پہلا حصہ: وہ روایتیں جو روز عاشور کے روزہ سے منع کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ روزہ ترک شدہ ہے یا اس سے نہی کی گئی ہے یا یہ کہ اس دن کا روزہ بدعت ہے اور یہ دن روزہ کا دن نہیں ہے؛ یا یہ کہ یہ روزہ عید فطر یا عید قربان کے روزہ کی طرح ہے، یا یہ کہ اس دن روزہ رکھنے والا جہنمی ہے، یا یہ کہ اس روز پیغمبر اسلامؐ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

دوسرا حصہ: پہلے حصہ کا مخالف ہے، یہ روایتیں کہتی ہیں کہ روز عاشور کا روزہ ایک سال کے روزوں کا کفارہ ہے؛ یا صحیح مسلم، صحیح بخاری اور بقیہ سنن میں نقل ہوا ہے کہ رمضان کے روزے واجب ہونے کے بعد بھی پیغمبر اسلامؐ نے روز عاشور کے روزہ کا حکم دیا۔ اور بعض روایتیں ایسی ہیں جن سے اس روزہ کا استحباب اور اس پر تاکید ثابت ہوتی ہے، ہیثمی نے ان تمام روایتوں کو اپنی کتاب ''زوائد'' میں جمع کیا ہے اور ان روایتوں کا ضعف ثابت کرتے ہوئے ان کی بہت سی اسناد پر تبصرہ کیا ہے۔

☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com

روایات کی تفصیل

روز عاشور کا روزہ حرام

جو روایتیں ہماری تائید کرتی ہیں، ان کی تعداد نو عدد ہے۔(۱)

پہلی روایت: روایت امام باقر علیہ السلام

زرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے: "کَانَ صَومُہُ قَبْلَ شَھرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَھرُ رَمَضَانَ تُرِکَ" یعنی روزۂ عاشور، نزولِ حکمِ روزۂ ماہِ رمضان سے قبل واجب تھا لیکن رمضان المبارک کے روزے کا حکم آنے کے بعد ترک کردیا گیا۔

دوسری روایت: روایت امام صادق علیہ السلام

زرارہ نے امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے نقل کیا ہے: "لَا تَصُمْ فِی یَومِ عَاشُورَاء" یعنی عاشور کے دن روزہ نہ رکھو۔(۲)؛ لیکن اس روایت کی سند قابل غور ہے۔(۳)

....

۱. الکافی: ج۴، ص۱۴۶، ح۳. وسائل الشیعة: ج۱۰، ص۴۶۲، ب۴۱، ح۶. مؤلف محترم نے تعداد نو عدد بتائی ہے، لیکن مقام بیان میں صرف ۸/عدد کا تذکرہ کیا ہے۔(مترجم).

۲. مرآة العقول: ج۱۶، ص۳۶۰.

۳. الکافی: ج۴، ص۱۴۶، ح۴. وسائل الشیعة: ج۱۰، ص۴۶۱، ب۲۱، ح۵. التھذیب: ج۴، ص۳۰۱، ح۹۱۰. الاستبصار: ج۲، ص۱۳۴.

Presented by Ziaraat.Com

تیسری روایت: روایت امام باقر علیہ السلام

حسن بن علی الوشاء نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے: "صَوْمٌ مَتْرُوْكٌ بِنُزُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْمَتْرُوْكُ بِدْعَةٌ" یعنی (روز عاشور کا روزہ) ترک شدہ روزہ ہے اور ترک شدہ چیز کو اپنانا بدعت ہے۔(۱)؛ علامہ مجلسی کے نزدیک اس روایت کی سند قوی ہے۔(۲)

چوتھی روایت: روایت امام صادق علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: "أَمَّا أَنَّهُ صَوْمٌ يَوْمٌ مَا نَزَلَ بِهِ كِتَابٌ وَلَا جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ إِلَّا سُنَّةَ آلَ زِيَادٍ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ" یعنی کتاب خدا اور سنت رسولؐ میں روز عاشور کے روزہ کا تذکرہ نہیں ہوا ہے سوائے اس کے کہ آل زیاد نے قتل حسینؑ کی خوشی میں (روز عاشور کے روزہ کو) سنت قرار دیا۔(۳)

....

۱. روضة المتقين: ج۳، ص۲۴۷.

۲. الكافي: ج۴، ص۱۴۶، ح۴.

۳. الكافي: ج۴، ص۱۴۷، ح۷. وسائل الشيعة: ج۱۰، ص۴۵۹، ح۲.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں روایت: روایت امام صادق علیہ السلام

عبدالملک نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: "أَمَّـا يَـوْمُ عَـاشُوْرَاء فَيَوْمٌ أُصِيْبَ فِيْهِ الْـحُسَيْـن صَرِيْعًا بَيْنَ اَصْحَابِهِ وَ أَصْحَابُهُ صُرْعَىٰ حَوْلَهُ ـعرات۔ أَفَصَـوْمٌ يَـكُوْنُ فِـىْ ذَالِكَ الْيَـوْمِ، وَمَـا هُوَ يَوْمُ صَوْمٍ... مَنْ صَامَهُ أَوْتَبَرَّكَ بِهِ حَشَرَهُ الـلّٰـهُ مَعَ آلِ زِيَـادٍ مَـمْسُـوْخَ الْـقَلْبِ، مَسْخُوْطا عَلَيْـهِ. . " یعنی یوم عاشورا (امام) حسین واصحاب حسینی علیہم السلام پر مصائب وآلام کا روز ہے کیا ایسے دن روزہ رکھا جاسکتا ہے؟ اور نہ ہی یہ روزہ کا دن ہے... لہٰذا جو شخص اس دن روزہ رکھے یا اس دن کو مبارک شمار کرے، خداوند عالم اسے بروز محشر آل زیاد کے ساتھ مسخ شدہ قلب، اور غضب الٰہی میں گرفتار محشور فرمائے گا۔(۱)؛ یہ حدیث بعض علماء کے نزدیک سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔(۲)

چھٹی روایت: روایت امام رضا علیہ السلام

جعفر بن عیسیٰ سے منقول ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے روز عاشور کے روزہ کے بارے میں سوال کیا، اور لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: "عَنْ صَوْمِ ابْـنِ مَـرْجَـانَة تَسْـأَلُـنِـىْ؟ ذَالِكَ يَـوْمٌ صَامَـهُ الْاَدْعِيَاءُ لِقَتْلِ

....

۱. مراۃ العقول: ج۱۶، ص۳۶۲.

۲. وسائل الشیعۃ: ج۱۰، ص۴۶۰، ح۳. الکافی: ج۴، ص۱۴۷، ح۶. التھذیب: ج۴، ص۳۰۱، ح۹۱۱

Presented by Ziaraat.Com

الْحُسَیْنِ، وَ هُوَ یَتَشَائَمُ بِهِ آلُ مُحَمَّدٍ وَ یَتَشَائَمُ بِهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَلَا یُصَامُ وَلَا یُتَبَرَّكُ بِهِ... فَمَنْ صَامَهَا أَوْ تَبَرَّكَ بِهَا لَقِیَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالیٰ مَمْسُوخَ الْقَلْبِ وَ کَانَ حَشْرُهُ مَعَ الَّذِیْنَ سَنُّوا صَومَهَا وَالتَّبَرُّكَ بِهَا" یعنی کیا مجھ سے ابن مرجانہ (ابن زیاد) کے روزہ کے بارے میں سوال کرر ہے ہو!؟ یہ روز (روز عاشور) ایسا روز ہے جس روز ہمارے دشمنوں نے قتل حسینؑ کے سبب (شکرانہ کے طور پر) روزہ رکھا؛ یہ لوگ اس کے ذریعہ آل محمدؐ اور اہل اسلام پر دشنام طرازی کرتے ہیں، اس روز نہ تو روزہ رکھنا چاہئے نہ ہی اس دن کو مبارک شمار کرنا چاہئے، لہٰذا جو شخص اس دن روزہ رکھے یا اس دن کو مبارک شمار کرے، خداوند عالم سے ایسے عالم میں ملاقات کرے گا کہ اس کا قلب مسخ شدہ ہوگا اور اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنھوں نے اس دن کے روزہ کو سنت قرار دیا اور روز عاشور کو مبارک دن شمار کیا۔(۱)؛ علامہ مجلسی نے اس روایت کی سند کو قوی شمار کیا ہے۔(۲)

مجلسی دوّم اس روایت کے ذیل میں رقم طراز ہیں: ''روز عاشور کے روزہ کے متعلق روایات میں اختلاف ہے، اور میرے نزدیک جو روایتیں اس روز کے روزہ کی فضیلت کو بیان کرتی ہیں وہ تقیہ کی بنا پر ہیں، مستحب یہ ہے کہ انسان غم واندوہ کی حالت میں عصر کے وقت تک بھوکا پیاسا رہے نہ یہ کہ روزہ رکھے...، خلاصہ یہ ہے کہ بنا بر احتیاط اس روز کے روزہ کو ترک کریں''۔(۳)

....

۱. روضة المتقین: ج۳، ص۲۴۷.

۲. مراۃ العقول: ج۱۶، ص۳۶۰.

۳. الرسالة العاشورائیة: ص۲۸۴. صوم عاشوراء بین السنة و البدعة: ص۳۸.

Presented by Ziaraat.Com

جیسا کہ علامہ طعّان کی تحریر "مَنْ صَامَ أَوْ تبرَّكَ" یعنی جو اس دن روزہ رکھے یا اس دن کو مبارک شمار کرے...؛ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل بیت کرام علیہم السلام کے نزدیک (روز عاشور روزہ رکھنا اور) خود کو غروب آفتاب تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے سے روکنا مکروہ ہے۔(۱)

ساتویں روایت: روایت امام صادق علیہ السلام

زید نرسی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: "مَنْ صَامَهُ كَانَ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِ ذَالِكَ الْيَوْمِ حَظَّ ابْنِ مَرْجَانَة وَ آلَ زِيَادٍ وَ... وَ قُلْتُ -الرَّاوِیُ- وَمَا كَانَ حَظُّهُمْ مِنْ ذَالِكَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: اَلنَّارُ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ، وَ مِنْ عَمَلٍ يُقَرِّبُ مِنَ النَّارِ" یعنی جو شخص روز عاشور روزہ رکھے اس کا مقدر وہی ہوگا جو اس دن روزہ رکھنے کے نتیجہ میں ابن مرجانہ و آل زیاد کا ہوگا...(راوی کہتا ہے) میں نے سوال کیا: اس دن ان لوگوں کا کیا مقدر ہے؟ آپؑ نے جواب دیا: (جہنم کی بھڑکتی ہوئی) آگ، خداوند عالم ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ رکھے اور ہر اس عمل سے محفوظ رکھے جو جہنم کے نزدیک کر دیتا ہے۔(۲)؛ علامہ مجلسی نے اس حدیث کو صحیح کی مانند حسن شمار کیا ہے۔(۳)

....

۱. الکافی: ج۴، ص۱۴۷، ح۶، التهذیب: ج۴، ص۳۰۱، ح۹۱۲. الاستبصار: ج۲، ص۱۴۷، ح۶. و ص۱۳۵، ح۴۴۳. وسائل الشیعة: ج۱۰، ص۴۶۱، ح۲۱. الوافی: ج۱۱، ص۷۳،

۲. ملاذ الاخیار: ج۷، ص۱۱۸.

۳. آمالی: شیخ طوسی، ص۶۶۷. وسائل الشیعة: ج۱۰، ص۴۵۷، ب۲۰، ح۱. الوافی: ج۱۱، ص۷۵، ح۱۰۴۴۰. التهذیب: ج۴، ص۳۰۰، ح۹۰۷. الاستبصار: ج۲، ص۱۳۴.

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں روایت: روایت امام صادق علیہ السلام

ابن ابی غندر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: "فَاِنْ کُنْتَ شَامِتًا فَصُم، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ اُمَیَّۃَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَمَنْ أَعَانَھُمْ عَلیٰ قَتْلِ الْحُسَیْنِ مِنْ أَھْلِ الشَّامِ، نَذَرُوْا نَذْرًا اِنْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَلُمَ مَنْ خَرَجَ اِلیٰ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَصَارَتِ الْخِلَافَۃُ فِیْ آلِ أَبِیْ سُفْیَانْ، أَنْ یَتَّخِذُوْا ذَالِکَ الْیَوْمَ عِیْدًا لَّھُمْ، وَأَنْ یَصُوْمُوْا فِیْہِ شُکْرًا وَ یَفْرَحُوْنَ اَوْلَادَھُمْ، فَصَارَتْ فِیْ آلِ أَبِیْ سُفْیَانْ سُنَّۃٌ اِلیٰ الْیَوْمِ فِیْ النَّاسِ، وَاقْتَدیٰ بِھِمُ النَّاسُ جَمِیْعًا فَلِذَالِکَ یَصُوْمُہٗ وَ یَدْخُلُوْنَ... اِنَّ الصَّوْمَ لَا یَکُوْنُ لِلْمُصِیْبَۃِ وَلَا یَکُوْنُ اِلَّا شُکْرًا لِلسَّلَامَۃِ، وِ اِنَّ الْحُسَیْنَ اُصِیْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَاِنْ کُنْتَ فِیْمَنْ اُصِیْبَ بِہٖ فَلَا تَصُمْ وَ اِنْ کُنْتَ شَامِتًا مِمَّنْ سَرَّکَ سَلَامَۃُ بَنِیْ اُمَیَّۃَ فَصُمْ شُکْرًا لِلّٰہِ"

یعنی بنی امیہ علیہم اللعنۃ اور وہ اہل شام جو ان کے ساتھ قتل حسینؑ میں شریک تھے، انھوں نے نذر مانی کہ اگر حسینؑ شہید ہو جائیں اور خلافت کی باگ ڈور بنی امیہ کے ہاتھوں میں آجائے تو روز عاشور کو اپنے لئے عید کا دن قرار دیں اور شکرانہ کے طور پر اس دن روزہ رکھیں؛ اور اپنی اولاد کو خوشحال و مسرور کریں لہٰذا آل ابوسفیان کے درمیان آج تک یہ سنت کے عنوان سے رائج ہے۔تمام لوگوں نے ان کی اقتدا کی اور روز عاشور روزہ رکھنے لگے اور اپنی اولاد کو مسرور کرنے لگے...بے شک! روزہ مصیبت کے وقت نہیں رکھا جاتا بلکہ سلامتی پر شکرانہ ادا کرنے کے عنوان سے رکھا جاتا ہے،اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ روز عاشورا امام حسینؑ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ گئے، لہٰذا اگر تم اس مصیبت میں شریک ہونا چاہتے ہو تو روز عاشور روزہ نہ رکھنا

Presented by Ziaraat.Com

اور اگر تمہارے لئے آل امیہ کی سلامتی باعث فرحت و مسرت ہو تو شکر خدا انجام دینے کے عنوان سے روزہ رکھو۔(۱)

یہ تمام مذکورہ روایتیں، روز عاشور کے روزہ کو ممنوع قرار دیتی ہیں؛ اگر چہ ان میں سے بعض روایتیں ضعیف ہیں لیکن ان روایتوں کا معتبر کتب میں موجود ہونا، سیرت متشرعہ کا ان روایات کے مطابق ہونا اور اصحاب ائمہ بلکہ ائمہ علیہم السلام کی جانب سے روزہ نہ رکھنے پر تاکید ہونا ضعف کو تقویت سے بدل دیتا ہے، بلکہ روز عاشور کے روزہ کو جائز قرار دینے والی روایتوں اور روزہ سے منع کرنے والی روایتوں کے درمیان شیخ طوسی کا تضاد برطرف ہونا دلیل ہے کہ منع کرنے والی روایتوں کی اسناد معتبر ہیں۔

★★★

....

۱. ملاذ الاخیار: ج۷، ص۱۱۶.

Presented by Ziaraat.Com

روز عاشور کا روزہ جائز

اس ضمن میں متعدد روایات مرقوم ہیں، جن میں سے چند احایث کا تذکرہ مناسب سمجھتا ہوں:

پہلی روایت: روایت امام کاظم علیہ السلام

امام کاظم علیہ السلام سے منقول ہے: "صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُورَاء" یعنی پیغمبر اسلامؐ نے روز عاشور روزہ رکھا۔(۱)؛ اگر چہ یہ روایت علامہ مجلسی کے نزدیک موثق و معتبر ہے(۲) لیکن محقق قمی نے اس روایت کو تقیہ پر حمل کیا ہے۔(۳)

دوسری روایت: روایت امام باقر علیہ السلام

قداح نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے: "صِيَامُ عَاشُورَاء، كَفَّارَةُ سَنَة" یعنی روز عاشور کا روزہ، ایک سال کا کفارہ ہے۔(۴)؛ علامہ مجلسی نے اس روایت کو مجهول شمار کیا ہے۔(۵)

....

۱. التهذيب: ج۴، ص۳۰۰، ح۹۰۸. وسائل الشيعة: ج۱۰، ص۴۵۸، ب۱۱، ح۵.

۲. ملاذ الاخيار: ج۷، ص۱۱۶.

۳. التهذيب: ج۴، ص۲۹۹، ح۹۰۵. وسائل الشيعة: ج۱۰، ص۴۵۷، ب۲۰، ح۲.

۴. ملاذ الاخيار: ج۷، ص۱۱۵.

۵. التهذيب: ج۴، ص۳۳۳، ح۱۰۴۵. وسائل الشيعة: ج۱۰، ح۴۵۷. مجہول: وہ روایت کہلاتی ہے جس کا راوی معلوم نہ ہو (مترجم).

Presented by Ziaraat.Com

تیسری روایت: روایت کثیر النویٰ

کثیر النوی نے روایت کی ہے: "لزقت السفینة یوم عاشوراء" یعنی (نوح کا) سفینہ عاشور کے دن (کوہ جودی پر) ٹھہرا۔(۱)

اس روایت کی سند ضعیف ہے، اس کو تقیہ پر حمل کیا گیا ہے اور روز عاشور کی اس جیسی دیگر برکتیں بھی اہل سنت کے جھوٹے افراد کی من گھڑت کہانیاں ہیں۔(۲)

چوتھی روایت: روایت حضرت علی علیہ السلام

مسعدۃ بن صدقہ نے امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: "صُوْمُوْا الْعَاشُوْرَاء، اَلتَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ يُكَفِّرُ ذُنُوْبَ سَنَةٍ" یعنی عاشور کے دن روزہ رکھو، تاسوعا اور عاشورا کا روزہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ قرار پاتا ہے۔(۳)

یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اور تقیہ پر حمل کی گئی ہے۔(۴)

....

۱. ملاذ الاخیار: ج۷، ص ۱۷۴.

۲. الکافی: ج۴، ص ۸۶. التهذیب: ج۴، ص ۲۹۴، ح۸۹۵. الفقیه: ج۲، ص ۴۸، ح۲۰۸. وسائل الشیعة: ج۱۰، ص ۴۵۸. المقنع: ص۵۷.

۳. مرآة العقول: ج۱۶، ص ۲۴۶. روضة المتقین: ج۳، ص ۲۳۰.

۴. الجعرفیات: ص۶۳. مستدرک الوسائل: ج۷، ص ۵۲۳. جامع احادیث الشیعة: ج۱۱، ص ۷۳۰.

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں روایت: روایت حفص

حفص بن غیاث سے منقول ہے: "کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِه کَثِیرًا مَا یَتْفُلُ یَوْمَ عَاشُورَاء فِی أَفْوَاهِ أَطْفَالِ الْمَرَاضِعِ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ مِنْ رِیقِهِ وَ یَقُولُ: لَا تُطْعِمُوهُمْ شَیْئًا إِلَی اللَّیْلِ" یعنی رسول اسلاؐم روز عاشور فاطمہ کے شیر خوار بچوں کے منھ میں لعاب دہن دیتے تھے اور فرماتے تھے: ان کو رات تک کچھ نہ کھلانا۔(۱)؛ اس روایت کی سند ضعیف ہے اور دلالت کرنے سے بھی قاصر ہے۔(۲)

چھٹی روایت: روایت امام زین العابدین علیہ السلام

زہری نے امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے: "أَمَّا الصَّوْمُ الَّذِی صَاحِبُهُ بِالْخِیَارِ... صَوْمُ عَاشُورَاء..." یعنی وہ روزہ جس میں روزہ دار کو اختیار ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے...روز عاشور کا روزہ ہے...۔(۳)

....

۱. جواهر الکلام: ج ۲۱، ص۲۹۷.
۲. المقنع: ص۶۲. مستدرک الوسائل: ج۷، ص۵۲۳.
۳.الصحیح البخاری: ج ۱، ص ۳۴۱.

Presented by Ziaraat.Com

یہ روایت ضعیف ہے اور تقیہ پر حمل کی گئی ہے جیسا کہ مجلسیِ اوّل ودوّم نے اس کی تصریح کی ہے؛ روز عاشور کے روزہ کی مذمت اور اس روز کو بنوامیہ کیلئے برکت کا روز بتانے والی بہت سی روایات ہیں۔(۱)

ساتویں روایت: روایت کتاب جعفریات

جعفریات کی روایت کے مطابق: "کَانَ عَلِیٌّ ؑ یَقُوْلُ: صُوْمُوْا یَوْمَ عَاشُوْرَاء" یعنی علیؑ فرماتے تھے: عاشور کے دن روزہ رکھو۔(۲)؛ لیکن کتاب ''جعفریات'' کا معتبر ہونا مشکوک ہے، اور محقق نجفی نے اپنی کتاب ''جواہر'' میں اس کتاب کو ضعیف شمار کیا ہے۔(۳)

آٹھویں روایت: روایت شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

شیخ صدوق سے منقول روایت ہے: "فَمَنْ صَامَ ذَالِكَ الْیَوْم غُفِرَ لَهُ ذُنُوْبُ سَبْعِیْنَ سَنَة" یعنی جو انسان روز عاشور روزہ رکھے، اس کے ستّر سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(۴)؛ لیکن یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے اور قوی ترین روایتوں کے مقابلہ میں آئی ہے۔

....

۱. مصنف: عبد الرزّاق مقرم، ج۴، ص۲۸۸، ح۷۸۴۲. الصحیح البخاری: ج۱، ص۳۴۱.

۲. البخاری: ج۱، ص۳۴۱. الموطأ: ج۱، ص۲۱۹، ب۹۴، ح۷۵۳.

۳. الصحیح البخاری: ج۱، ص۳۴۱. مسند الحمیدی: ج۱، ص۲۳۹. الدارمی: ج۲، ص۳۶.

۴. الصحیح البخاری: ج۱، ص۳۴۲. الدارمی: ج۲، ص۳۶، ح۱۷۶۱.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

اہل سنت کے منابع سے روزۂ عاشور کا استنباط

روزۂ عاشور سے متعلق پیغمبر اسلامؐ سے منقول بہت سی احادیث میں تعارض اور تضاد پایا جاتا ہے لہٰذا بہت سے شارحین اور حاشیہ نگاران صحاح وسنن، ان احادیث کی تاویل وتوجیہ پر مجبور ہو گئے لیکن ان روایتوں پر عائد اعتراضات پر نظر نہیں کی۔

پہلی روایت: روایت غیر معروف

بعض روایتوں میں نقل ہوا ہے: ”اِنَّ النَّبِیّؐ قَالَ یومَ عَاشُورَاء، اِنْ شآءَ صَامَ“ یعنی پیغمبر اسلامؐ نے روز عاشور فرمایا کہ جو چاہے اس دن روزہ رکھے۔(۱)

دوسری روایت: روایت غیر معروف

”کَانَ رَسُولُ اللّٰہ أَمَرَ بِصِیَامِ یومٍ (عَاشُورَاء) فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانَ کَانَ مَنْ شآءَ صَامَ وَمَنْ شآءَ أَفْطَرَ“ یعنی رسول اسلامؐ نے روز عاشور، روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا لیکن جب ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو آپؐ نے فرمایا: جو چاہے اس دن (روز عاشور) روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے۔(۲)

....

۱. صحیح مسلم: ج۲، ص ۴۸۹ . سنن ابن ماجه: ج ۱، ص ۵۵۳. سنن الترمذی: ج۳. الحمیدی: ج ۱، ص ۲۰۵.

۲. تهذیب التهذیب: ج۶، ص ۳۶.

Presented by Ziaraat.Com

تیسری روایت: روایت غیر معروف

"کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَاء تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاء، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ" یعنی زمان جاہلیت میں قریش روز عاشور روزہ رکھتے تھے؛ اور پیغمبر اسلامؐ بھی روزہ رکھتے تھے، جب آپؐ مدینہ پہونچے تو وہاں بھی آپؐ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن جب ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے تو روز عاشور کا روزہ ترک کردیا گیا، لہٰذا جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے۔(۱)

چوتھی روایت: روایت غیر معروف

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ: أَنَا أَحَقُّ بِمُوْسیٰ مِنْكُمْ، فَصَامَهُ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ" یعنی رسول اسلامؐ نے فرمایا: میں تمہاری نسبت موسیٰ سے زیادہ حق رکھتا ہوں، پس آپؐ نے اس روز (روز عاشور) روزہ رکھا اور (لوگوں کو) اس روز (روز عاشور) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔(۲)

....

۱. مسند الطیالسی: ص۱۶۷.

۲. سیر اعلام النبلاء: ج۵، ص۳۹۸.

روزہ عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

پانچویں روایت: روایت مجہول

"أَمَرَ النَّبِیُّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِی النَّاسِ أَنَّ مَنْ کَانَ أَکَلَ فَلْیَصُمْ بَقِیَّةَ یَوْمِهِ، وَ مَنْ لَمْ یَکُنْ أَکَلَ فَلْیَصُمْ یَوْمَ عَاشُورَاء" یعنی پیغمبر اسلامؐ نے قبیلۂ اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ جو (صبح میں بھولے سے) اس دن (روز عاشور) کھانا کھالے تو باقی دن کو روزہ کی حالت میں گزارے اور جس نے صبح سے کچھ نہ کھایا ہو تو لازم ہے کہ وہ شخص روز عاشور کا روزہ رکھے۔(۱)

چھٹی روایت: روایت مجہول

"صِیَامُ عَاشُورَاء أَحْتَسَبَ عَلَی اللّٰهِ أَنْ یُکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبْلَهُ" یعنی روز عاشور کا روزہ خداوند عالم پر لازم قرار دیتا ہے کہ وہ اس روزہ دار کے گزشتہ ایک سال کے گناہوں کو بخش دے، یعنی یہ روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ قرار پاتا ہے۔(۲)

ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف احادیث میں شمار کیا ہے۔(۳)

....

۱. مسند الطیالسی: ص ۱۰۶ . تهذیب التهذیب: ج۲، ص ۷۴.

۲. مسند الطیالسی: ص۱۶۸، ح ۱۲۱۱ . کنز العمال: ج۸، ص۶۵۶، ح۲۴۵۹۴.

۳. المؤطأ: ج۱، ص ۲۹۹.

Presented by Ziaraat.Com

ساتویں روایت: روایت ابن اسحاق

ابن اسحاق سے منقول ہے: ”مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ آمِرَ بِصِیَامِ عَاشُورَاء مِنُ عَلِیٍّ وَ أَبِیْ مُوْسَیٰ“ یعنی میں نے علی اور ابو موسیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے ان دونوں سے زیادہ اس روزہ (روز عاشور) کا حکم دیا ہو!۔(۱)

ابو اسحاق کی شخصیت مجروح ہے کیونکہ اس کی احادیث میں ہیرا پھیری پائی جاتی ہے اور خود اہل کوفہ نے اس کی احادیث کو باطل شمار کیا ہے۔(۲)

آٹھویں روایت: روایت جابر بن سمرہ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے: ”کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه یَأْمُرُنَا بِصِیَامِ عَاشُورَاء... فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَأْمُرُنَا بِهِ وَ لَمْ یَنْهَانَا عَنْهُ...“ یعنی رسول اسلامؐ ہمیں روز عاشور کے روزہ کا حکم دیتے تھے... پس جب رمضان کے روزے واجب قرار دے دیئے گئے تو حضرتؐ نے ہمیں نہ تو اس دن (روز عاشور) کے روزہ کا حکم دیا نہ ہی منع کیا۔(۳)

واضح رہے کہ یہ روایت رجحان اور استحباب پر دلالت نہیں کرتی، باوجود اس کے کہ اس کے سلسلۂ سند میں جعفر بن ابی ثور کی وجہ سے اس کی سند پر ہوئے اعتراض سے غض نظر کیا جائے۔

....

۱. سنن ابی داؤد: ج۲، ص۳۲۷.

۲. سنن نسائی: ج۴، ص۲۰۴.

۳. البخاری: ج۳، ص۱۰۳. المعجم الصغیر: ج۲، ص۱۱۳.

روزہ عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

نویں روایت: روایت قیس

قیس سے مروی ہے: "کُنَّا نَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَاء... قَبْلَ أَنْ یُنَزَّلَ عَلَیْنَا صَوْمُ رَمَضَانَ وَ الزَّکَاۃُ فَلَمَّا نزَلَا لَمْ نُؤَمَّرْبِهٖ وَلَمْ نُنَهَ عَنْهُ ومنا نفعله " یعنی ہم لوگ عاشور کے دن روزہ رکھتے تھے... قبل اس کے کہ رمضان المبارک کے روزہ اور زکاۃ کا حکم نافذ ہو، پس جب ان دونوں چیزوں کا حکم نازل ہوگیا تو نہ تو عاشور کے روزہ کا حکم دیا گیا نہ ہی منع کیا گیا، اور اس کے بعد بھی ہم میں سے بہت سے لوگ روزہ رکھتے رہے۔(۱)؛ لیکن اگر اس حدیث کی سند پر ہوئے اعتراض سے غض نظر بھی کیا جائے تب بھی اس حدیث سے رجحان (یا استحباب) سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔

دسویں روایت: روایت مجہول

"اِنَّ عُمَر أَرْسَلَ اِلٰی الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ غَدًا یَوْمُ عَاشُوْرَا فَصُمْ وَأْمُرْ أَهْلَكَ أَنْ یَصُوْمُوْا" یعنی (خلیفۂ دوم) عمر نے حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا کہ کل روز عاشور ہے لہٰذا روزہ رکھنا اور اپنے اہل وعیال کو بھی روزہ کا حکم دینا۔(۲)؛ یہ حدیث مرسل ہے(۳)؛ اس حدیث کو پیغمبر اسلامؐ کی جانب منسوب نہیں کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ عمر، شارع بھی نہیں ہیں۔

....

۱. عمدة القاری: ج ۱۱، ص ۱۲۱.   ۲. المفصل من تاریخ العرب: ج۶، ص ۳۴۲.

۳۔ مرسل: اس حدیث کو کہا جاتا ہے کہ جس میں سلسلۂ رواۃ کی کڑی سے کڑی نہ مل سکے یعنی سلسلۂ رواۃ میں سے کچھ راوی غائب ہوں۔(مترجم)۔

Presented by Ziaraat.Com

گیارہویں حدیث: روایت ابوغطفان

ابوغطفان سے مروی ہے: "حِینَ صَامَ النَّبِیُّ یَوْمَ عَاشُورَاء أَمَرَنَا بِصِیَامِهِ... فَإِذَا كَانَ الْعَامُّ الْمُقْبِلُ صُمْنَا التَّاسِعَ" یعنی جب پیغمبر اسلامؐ نے عاشور کے دن روزہ رکھا تو ہمیں بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا... اور جب آئندہ سال آیا تو ہم نے تاسوعا کے روز بھی روزہ رکھا۔(۱)

اگر اس حدیث کی سند کے ضعف سے غض نظر کیا جائے پھر بھی یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہوئے تو عاشور کا روزہ ختم ہو گیا۔

بارہویں روایت: روایت مجہول

"أَنَّ النَّبِیَّ كَانَ یَصُومُ یَوْمَ عَاشُورَاء" یعنی پیغمبر اسلامؐ روز عاشور روزہ رکھتے تھے۔(۲)؛ یہ حدیث مرسل ہے، جب کہ اس حدیث میں رسولؐ کا یہ عمل مستمر طور پر انجام پایا ہے، اور اس لحاظ سے یہ حدیث اس حدیث کے مخالف ہے: "إِنَّ النَّبِیَّ لَمْ یَصُمْ یَوْمَ عَاشُورَاء..." یعنی پیغمبر اسلام روز عاشور روزہ نہیں رکھتے تھے، ہیثمی نے روز عاشور کے روزہ سے متعلق تقریباً تیس احادیث بیان کی ہیں جن میں سے اکثر احادیث کو ضعیف شمار کیا ہے۔

....

۱. فتح الباری: ج۴، ص ۲۸۹. نیل الأوطار: ج۳، ص ۲۴۳.

۲. ارشاد الساری: ج۴، ص ۶۴۸.

روزہ عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

تیرہویں روایت: روایت غیر معروف

بعض کتب میں مرقوم ہے: "دَخَلَ الْاَشْعَثُ عَلیٰ ابْنِ مَسْعُود وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ: اَلْيَوم عَاشُورَاء! فَقَالَ: كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يُنَزَّلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ..." یعنی اشعث عبداللہ ابن مسعود کے پاس ایسے عالم میں پہونچے کہ ابن مسعود کھانا تناول فرمارہے تھے، اشعث نے (تعجب بھرے لہجہ میں) کہا: آج روز عاشور ہے! ابن مسعود نے جواب دیا: جب تک ماہ رمضان کے روزہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تب تک روز عاشور کا روزہ رکھا جاتا تھا لیکن جب سے ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے تب سے اس روز کا روزہ ترک ہو گیا۔(۱)

ایک دوسری روایت بھی ابن مسعود سے نقل ہے: "فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ نَسَخَهُ، ثُمَّ قَالَ اُقْعُدْ فَقَعَدْتُ فَأَكَلْتُ" یعنی عبداللہ ابن مسعود نے مجھ (اشعث) سے کہا: جب سے ماہ رمضان المبارک کے روزے فرض کئے گئے تبھی سے روز عاشور کا روزہ منسوخ کر دیا گیا، پھر انھوں نے مجھ سے کہا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا اور ان کے ساتھ ماحضر تناول کیا۔

☆☆☆

....

۲. السنن الکبریٰ: ج۴، ص ۴۸۰. فتح الباری: ج۴، ص ۲۸۹. عمدۃ القاری: ج ۱۱، ص ۱۲۱.

Presented by Ziaraat.Com

روز عاشور کے روزہ سے متعلق روایتوں پر علمائے اہلسنت کے حواشی

عاشور کے دن روزہ رکھنے سے متعلق روایتوں پر بعض علمائے اہل سنت نے حاشئے لگائے ہیں جن میں سے چند حاشیہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا حاشیہ: حاشیۂ عینی

عینی رقمطراز ہیں: "قَوْلُهُ تَصُوْمُهُ قُرَيْش فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ، يَعْنِيْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُ، أَيْ قَبْلَ الْهِجْرَةِ" یعنی "یہ روزہ (روز عاشور کا روزہ) جاہلیت کے زمانہ میں قریش رکھا کرتے" یعنی یہ روزہ اسلام سے پہلے رکھا جاتا تھا، اور "رسول اسلامؐ یہ روزہ رکھتے تھے" یعنی ہجرت سے قبل یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ عینی کہتے ہیں یہ تاویل صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعثت سے پہلے والے زمانہ کو زمان جاہلیت کہا جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ دور جاہلیت میں عاشور کا روزہ رکھتے تھے!؟ اسی لئے انھوں نے تاویل کی کہ زمان جاہلیت سے مراد ہجرت سے پہلے کا زمانہ ہے، کیونکہ پیغمبر اسلامؐ اپنی نبوت کے دوران تیرہ برس مکہ میں قیام فرماتے تھے، تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپؐ کا روزہ دور جاہلیت میں تھا!؟۔(۱)

....

۱. لطائف المعارف: ص ۱۰۲.

Presented by Ziaraat.Com

دوسرا حاشیہ: حاشیۂ جوادعلی

جوادعلی نے نقل کیا ہے: ''...ظاہر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ روز عاشور قریش کے روزہ رکھنے والی حدیث متأخر ہے، اوراس حدیث کی تائید میں کوئی دوسری حدیث نہیں ہے، اور یہ معقول بھی نہیں ہے کہ قریش، روز عاشور میں روزہ رکھیں! کیونکہ وہ لوگ (قریش) کافر تھے اورروز عاشور کا روزہ، یہودیوں کی سنت تھی، اوراس دن کا روزہ ان کے نزدیک استغفار اور کفارہ کے عنوان سے ہوتا تھا، قریش کیوں استغفار کریں گے اور وہ اس دن روزہ کیوں رکھیں گے! اورانھوں نے کون سا گناہ انجام دیا تھا کہ اپنے خداؤں سے عفوو بخشش طلب کرتے!؟''۔(۱)

تیسرا حاشیہ: حاشیۂ عسقلانی

عسقلانی گویا ہیں: ''اگر روز عاشور کے روزہ کے فرض ہونے کا وقت مقرر کیا جائے تو وہ وہی ہے جو سرکار رسالتؐ مدینہ میں تشریف لائے یعنی ربیع الاول کی ابتدا میں روز عاشور کے روزہ کا حکم نافذ ہوا اور ۲ھ میں ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے، اگراس اعتبار سے دیکھا جائے تو روز عاشور کے روزہ کا حکم، ایک سال سے زیادہ نہیں رہا ہے، پھر روز عاشور کے روزہ میں اختیار دے دیا گیا یعنی چاہو تو رکھو چاہو تو ترک کردو''۔(۲)

....

۱. نیل الأوطار: ج۴، ص۲۴۳. بدائع الصنایع: کسائی، ج۲، ص۲۱۸.

۲. الحدائق الناضرة: ج۱۳، ص۳۷۶.

Presented by Ziaraat.Com

چوتھا حاشیہ: حاشیۂ قسطلانی

قسطلانی کچھ یوں رقم کرتے ہیں: ''اگر روز عاشور کے روزہ کی فرضیت کو مسلّم شمار کیا جائے تو (بھی) اس کی مدت ایک سال سے زیادہ نہیں ہے، اور ماہ رمضان کے روزوں نے اس کو منسوخ کردیا تو اس کے بعد حضور اکرمؐ سے مروی کوئی روایت نہیں آئی جو رمضان کے باوجود روز عاشور کے روزہ کو واجب قرار دے، بلکہ لوگوں کو خود ان کی حالت پر چھوڑ دیا گیا اور اس روزہ سے منع نہیں کیا گیا''۔(۳)

یہ تمام وضاحت اور دسوں مثالیں اگر کسی چیز پر دلالت کرتی ہیں تو اس چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ (روز عاشور کے روزے سے متعلق) روایات میں تناقض پایا جاتا ہے (ایک روایت دوسری روایت کو ضعیف قرار دیتی ہے)۔

☆☆☆

....

۳. مرآة العقول: ج۱۶، ص۳۶۱. زاد المعاد: ص۳۷۸.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

روزۂ روز عاشور سے متعلق، علمائے اسلام کے نظریات

روز عاشور کے روزہ کے متعلق، علمائے اسلام کے درمیان کثیر تعداد میں اختلاف نظر ہے، اہل سنت علماء کے درمیان بھی متعدد اقوال ہیں اور علمائے تشیع کے درمیان بھی کئی نظریات ہیں، انھیں نظریات کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔

علمائے اہل سنت کے نظریات

علمائے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ روز عاشور کا روزہ مستحب ہے باوجود اس کے کہ عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ ابن عمر نے استحباب کی مخالفت کرتے ہوئے، اس روزہ کو مکروہ شمار کیا ہے۔(۱)

زین الدین حنفی گویا ہیں: ''ابن مسعود اور ابن عمر سے منقول روایات کی بنا پر روز عاشور کے روزہ کا استحباب ختم ہو جاتا ہے''۔(۲)

شوکانی رقمطراز ہیں: ''ابن عمر کی روایت کے مطابق: روز عاشور کو روزہ کے قصد سے بھوکا پیاسا رہنا مکروہ ہے''۔

....

۱. جامع المدارک: ج۲، ص۲۲۷.

۲. مستند الشیعة: ج۱۰، ص۴۸۷. کیونکہ ان دونوں (عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ ابن عمر) نے اس روز (روز عاشور) کے روزہ کو مکروہ شمار کیا ہے۔(مترجم)۔

روزِ عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

علمائے تشیع کے نظریات

اس روزہ سے متعلق، فقہاء شیعہ کے بھی مختلف نظریات ہیں:

الف: روز عاشور کا روزہ حرام ہے:

اس کی تائید میں محدث بحرانی (۱) علامہ مجلسی (۲) کے اقوال ہیں۔

ب: روز عاشور کا روزہ بنابر احتیاط واجب، جائز نہیں ہے:

اس کی تائید سید خوانساری (۳) اور آیۃ اللہ وحید خراسانی کے اقوال ہیں۔

ج: روز عاشور کا روزہ مکروہ ہے:

اکثر علمائے متأخرین تشیع (یعنی دور حاضر تک) کا نظریہ یہ ہے کہ روز عاشور کا روزہ مکروہ ہے۔ (۴)

د: روز عاشور، وقت عصر تک کھانے پینے سے پرہیز مستحب ہے:

اس بھوک پیاس کو شرعی اصطلاح میں روزہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ عصر کے وقت تک کوئی روزہ نہیں ہوتا یعنی عاشور کے روز، روزہ نہیں بلکہ فاقہ مستحب ہے؛ اس نظریہ کے حامی علامہ حلی، شہید اول، شہید ثانی اور محقق سبزواری ہیں۔ ان کے نزدیک استحباب کا معیار عبد اللہ ابن سنان کی روایت ہے جو انھوں نے امام صادق سے

....

۱. توضیح المسائل: ط ۱، ص ۲۹۲، مسئلہ ۱۷۵۵/ ۱. صوم عاشورا بین السنة وا لبدعة: ص ۹۲.

۲. صوم عاشورا بین السنة و البدعة: ص ۱۰۱.

۳. مصباح المتهجد: ۷۲۴. وسائل الشيعة: ج ۱۰، ص ۴۵۸، ب ۲، ح ۷. الاقبال: ج ۳، ص ۵۹. بحار الانوار: ج ۱۰۱، ص ۳۱۳، ح ۶.

۴. صوم عاشوراء بین السنة و البدعة: ص ۸۳.

Presented by Ziaraat.Com

نقل کی ہے، عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا: روز عاشور کے روزہ سے متعلق آپ کا کیا نظریہ ہے؟ آپؑ نے جواب دیا: روز عاشور بغیر نیت کے روزہ رکھو اور بغیر خوشی کے افطار کرو؛ اور اس دن روزہ کو مکمل نہ کرو بلکہ عصر کے بعد پانی کے گھونٹ سے افطار کرو، کیونکہ یہی وہ وقت ہے کہ جس وقت آل رسولؐ پر جنگ کی شدت آشکار ہوئی۔(۱)

ہ: روز عاشور کا فاقہ غم واندوہ کے ہمراہ مستحب ہے:

اہل تشیع کے نزدیک مشہور نظریہ یہی ہے(۲)؛ کیونکہ اس نظریہ کے حامی اکثر علماء تشیع ہیں مثلاً شیخ مفید، ابن برّاج، ابن زہرہ، صہرشتی، ابن ادریس، یحییٰ بن سعید، محقق حلی کتاب شرایع الاسلام اور رسائل تسع میں، علامہ حلی کتاب منتھیٰ اور کتاب ارشاد میں، محقق سبزواری کتاب کفایہ میں اور محقق نجفی کتاب جواہر میں...۔

☆☆☆

....

۱. مستند العروة الوثقىٰ: ج۲، ص۳۰۵.

۲. الشرح الصغير: ج۱، ص۲۹۲. رياض المسائل: ج۵، ص۴۶۱. التنقيح الرائع: ج۱، ص۳۸۶. الرسالة العاشورائية: ص۲۹۰. المقنعة: ص۳۶۷. الاقتصاد الهادى الى الطريق الرشاد: ص۲۹۳. المبسوط: ج۱، ص۲۱۸. الرسائل العشر: ص۲۱۸. المهذب: ج۱، ص۱۸۸. الغنية: ص۱۴۸. تبصرة المتعلمين: ج۱، ص۱۳۶.

روزۂ عاشور کا روزہ
Presented by Ziaraat.Com

بعض اقوال کی تصریح

روز عاشور کے روزہ کے متعلق بعض اقوال جو تصریح کے ساتھ منقول ہیں، ان میں سے چند اقوال کا تذکرہ کرنا مناسب ہے:

پہلا قول

محدث بحرانی رقمطراز ہیں: "اس میں کوئی شک وشبہہ نہیں کہ ان روایات سے روز عاشور کے روز کی حرمت واضح ہے، اور حرمت کے علاوہ کوئی دوسرا حکم بیان کرنے کا سبب یہ ہے روایتوں میں غور وخوض نہیں کیا گیا، خلاصہ یہ ہے کہ اس روز کا روزہ واضح طور پر حرام ہے"۔(۱)

دوسرا قول

علامہ مجلسی فرماتے ہیں: "احتیاط کی بنا پر روز عاشور کا روزہ ترک کرنا چاہئے"۔(۲)

....

۱. الحدائق الناضرة: ج۱۳، ص۳۷٦.

۲. مرآة العقول: ج۱٦، ص۳٦۱. زاد المعاد: ص۷۸.

Presented by Ziaraat.Com

تیسرا قول

علامہ خوانساری فرماتے ہیں: ''بعض علمائے متأخرین نے اس روزہ کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ انھوں نے نہی کنندہ نصوص کو ترجیح دی ہے...ظاہر یہ ہے کہ یہی صحیح ہے''۔(۱)

چوتھا قول

طعان رقمطراز ہیں: ''ائمہ علیہم السلام نے تصریح کی ہے کہ روز عاشور، روزہ رکھنے کا دن نہیں ہے، اوراس دن روزہ رکھنا سبب بنتا ہے کہ وہ روزہ دار، آل زیاد کے ساتھ محشور ہواوروہ مذکورہ متعدد ہلاکتوں میں مبتلا ہو''۔(۲)

پانچواں قول

شہید ثانی فرماتے ہیں: ''روز عاشور کے روزہ میں غم واندوہ ہونا لازمی ہے؛ دراصل روز عاشور کے روزہ کو روزہ نہیں کہا جاتا کیونکہ روزہ رکھنا روز عاشور سے سازگار نہیں ہے اور نہ ہی شرعی اعتبار سے مناسب ہے بلکہ بغیر روزہ کی نیت کئے ہوئے کھانے پینے سے اپنے نفس کو روکنا چاہیئے کیونکہ یہ ترک شدہ روزہ ہے جیسا کہ روایات بھی منقول ہیں اور امام صادق علیہ السلام کا قول بھی دلالت کرتا ہے کہ

....

۱. جامع المدارک: ج۲، ص۲۲۷.

۲. الرسالة العاشورائية: ص۲۸۴.

Presented by Ziaraat.Com

”صمه من غير تبييت و افطره من غير تشميت وليكن فطرك بعد صلاة العصر“ یعنی اس دن (روز عاشور) بغیر نیت کے روزہ رکھو اور بغیر اظہار خوشی کے افطار کرو، لیکن تمہارا افطار نماز عصر کے بعد ہونا چاہئے“ امامؑ کا یہ قول ثابت کرتا ہے کہ کھانا پینا ترک کرو لیکن غم واندوہ کے ساتھ (تا کہ روزہ شمار نہ ہو بلکہ فاقہ شمار ہو)، اور مناسب ہے کہ اس بھوک اور پیاس کو قصد قربت کے ساتھ انجام دے کیونکہ یہ عبادت ہے (یعنی روزہ کی نیت نہ کرے بلکہ فاقہ کی نیت کر لے)۔(۱)

☆☆☆

....

۱. مسالک الافہام: ج ۲. اور مدارک میں حاشیہ لگایا ہے کہ یہ بعید ہے اور نص معتبر کے خلاف ہے۔ ج ۶، ص ۲۶۸.

Presented by Ziaraat.Com

عاشور کے متعلق جعل سازوں کے نظریات

بنی امیہ کے درباری جعل ساز اور ان کے نمک خواروں نے عاشور کے بہت سے فضائل و برکات بیان کئے ہیں اور زبردستی بال کی کھال نکالنے کی کوشش کی ہے؛ لیکن خود انھیں کے علماء نے ان پر جعل سازی اور جھوٹ کا فتویٰ لگایا ہے۔ جن میں سے چند نمونے مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی خودساختہ روایت:

روایت ہوئی ہے کہ "مَنْ وَسَّعَ عَلیٰ عَیَالِهِ یَوْمَ عَاشُوْرَا، وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ " یعنی جو شخص روز عاشورا اپنے اہل و عیال پر فراخ دلی کا اظہار کرے تو خداوند عالم پورے سال اس کے رزق میں وسعت عطا فرمائے گا۔ اس حدیث کے بارے میں ابن جوزی اور ابن تیمیہ کا نظریہ ہے کہ یہ روایت جعلی ہے۔

ابن جوزی رقمطراز ہیں: ''کچھ جاہلوں نے مذہب اہل سنت کو اپنایا اور یہ قصد کیا کہ رافضیوں کے خلاف کینہ کا اظہار کریں لہٰذا انھوں نے روز عاشور کی فضیلت میں احادیث گھڑنی شروع کردیں''۔(۱)

....

۱. الموضوعات: ج۲، ص۲۰۰.

Presented by Ziaraat.Com

دوسری خودساختہ روایت:

اعرج نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے: "اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ صَوْمَ یَوْمٍ فِی السَّنَۃِ، یَوْمَ عَاشُوْرَاءِ وَ ھُوَ الْیَوْمُ الْعَاشِرُ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَصُوْمُوْہُ... فَاِنَّہُ الْیَوْمُ الَّذِیْ تَابَ اللّٰہُ فِیْہِ آدَمَ... "یعنی خداوند عالم نے بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن "روز عاشور" روزہ فرض کیا اور وہ محرم کی دس تاریخ ہے لہٰذا اس دن روزہ رکھو... یہ وہ دن ہے جس دن خداوند عالم نے آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی... حدیث بہت طولانی ہے۔

ابن جوزی کا بیان ہے: "کسی بھی عاقل کو شک نہیں ہوسکتا کہ یہ حدیث جعل کی ہوئی ہے؛ لیکن تعجب ہے کہ یہ لوگ کتنے بے شرم ہیں! پردہ اٹھنے کے باوجود بھی اس بدعت سے باز نہیں آئے اور محال باتوں کو ممکن کرنے کی سعی میں ہیں!"۔(۱)

تیسری خودساختہ حدیث:

ابراہیم صائغ نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے: "مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَا کَتَبَ اللّٰہُ عِبَادَۃَ سِتِّیْنَ سَنَۃً" یعنی جو شخص روز عاشور کا روزہ رکھے، خداوند عالم اس کے نامۂ اعمال میں ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔

ابن جوزی کا بیان ہے: "یہ حدیث بلا شک وتردید، جعل شدہ ہے"۔

ابوحاتم کا بیان ہے: "یہ حدیث باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے"۔

ذہبی کا بیان ہے: "حبیب بن ابی حبیب، حدیث گھڑتا تھا، اس مطلب کو

....

۱. الموضوعات: ج۲، ص۲۰۲.

Presented by Ziaraat.Com

ابن حبان وغیرہ نے طولانی حدیث میں بیان کیا ہے،جس میں روز عاشور کے فضائل ہیں اور اسی میں آیا ہے: خداوند عالم نے آسمان کو یوم عاشورا خلق فرمایا''۔ ذرا اس بہتان پر غور تو کیجئے!؟۔

چوتھی خودساختہ روایت:

سرمہ والی روایت: ''جو شخص روز عاشور سرمہ کو توتیائے چشم قرار دے...'' عینی کا بیان ہے کہ یہ روایت جعلی ہے اور اس کو صرف قاتلان حسینؑ نے جعل کیا ہے۔

عاشور کے متعلق اہل بیت علیہم السلام کے اقوال

اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے اس (عاشور کے روزہ) جیسی جھوٹی افواہوں کی اپنی الٰہی تعلیمات کے ذریعہ تردید کی ہے، بالخصوص روز عاشور کے روزہ کی۔مثلاً اہل بیت کرام علیہم السلام نے روز عاشور، کسی بھی قسم کی جدوجہد اور کسی بھی طرح کے کاروبار سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ اس روز محزون وغمزدہ رہا جائے،اور جو شخص روز عاشور کو روز خیر وبرکت شمار کرے گا وہ یزید کے ساتھ محشور ہوگا۔

اہل بیت کرام علیہم السلام کے ان نورانی اقوال میں سے ایک مبارک قول مندرجہ ذیل ہے:

امام رضا علیہ السلام سے منقول روایت

امام رضاؑ نے فرمایا"مَنْ تَرَكَ السَّعْىَ فِىْ حَوَائِجِهِ يَوْمَ عَاشُورَا، قَضَى اللّٰهُ لَهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ، وَ مَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَا يَوْمَ مُصِيْبَتِهِ وَ حُزْنِهِ وَ بُكَائِهِ

Presented by Ziaraat.Com

جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ فَرَحِہِ وَ سُرُوْرِہِ، وَ قَرَّتْ بِنَا فِی الْجَنَّۃِ عَیْنُہُ، وَ مَنْ سُمِّیَ یَوْمُ عَاشُوْرَا یَوْمَ الْبَرَکَۃِ وَادَّخَرَ لِمَنْزِلِہِ فِیْہِ شَیْئًا لَمْ یُبَارَکْ لَہُ فِیْمَا ادَّخَرَ ، وَ حَشَرَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ یَزِیْد وَ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَ عُمَرَ بنِ سَعْدٍ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِیْ اَسْفَلِ دَرْکٍ مِنَ النَّارِ" یعنی جو شخص روز عاشور (غم کی نیت سے) اپنی حاجات دنیوی کو ترک کردے، خداوند عالم اس کی حاجات دنیوی واخروی کو برلائے گا، اور جو شخص روز عاشور کو اپنے لئے روز مصیبت اور روز غم واندوہ شمار کرے اور سارا دن گریہ وبکا میں گزار دے، خداوند عالم روز قیامت اس کو فرحت وسرور عطا فرمائے گا، اور جو شخص اس روز کو روز برکت شمار کرے اور اپنے گھر کے لئے کچھ ذخیرہ کرے تو خداوند عالم اس کے ذخیرہ میں برکت نہیں دے گا اور روز قیامت اسے یزید، عبید اللہ بن زیاد اور عمر ابن سعد علیہم اللعنۃ کے ساتھ محشور فرمائے گا جو جہنم کے نچلے طبقے میں ہیں۔(۱)

تاخیر محرم، روز عاشور کے روزہ کے ساتھ کیسے جمع ہوگی؟

اس مقام پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ کبھی بھی محرم کو صفر کے بعد مناتے تھے اور صفر کو ذیقعدہ کے ساتھ قرار دیتے ہوئے اس کو محرم شمار کرتے تھے، تاکہ پے در پے تین حرام مہینوں سے محفوظ رہ سکیں؛ لہٰذا اگر صحیح طریقہ سے حساب کیا جائے تو فقط بارہ سال میں ایک بار محرم کا مہینہ اپنی جگہ صحیح ہوگا۔

....

۱. عمدة القاری: ج ۱۱، ص ۱۱۸.

Presented by Ziaraat.Com

اگر یہ قبول کیا جائے کہ محرم کی حرمت صفر میں منتقل ہوگئی اور پھر محرم کو دوسرے سال اپنی جگہ پر قرار دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کے نزدیک صفر ہی محرم تھا اور صفر کی دس تاریخ کو روزہ رکھنا دور جاہلیت میں رائج تھا، لہٰذا ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ قریش محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے! اور پیغمبر اسلامؐ نے بھی انھیں کی پیروی کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھا!؟۔(۱)

روز عاشور، بنی امیہ کا روز عید

احادیث و روایات کے غض نظر، ہماری تحقیقات کے مطابق: بنی امیہ نے روز عاشور کو روز عید کے عنوان سے پہچنوایا تھا اور اعلان کیا تھا کہ یہ دن عید کا دن ہے، اور اس کا سبب یہ تھا کہ چونکہ انھوں نے آل رسولؐ کی شان والا صفات میں غیر انسانی فعل کا ارتکاب کیا تھا، عظیم جرم کے مرتکب ہو کر ذلیل و خوار ہوئے تھے لہٰذا اپنے اس جرم کی پردہ پوشی کے لئے، اس دن کو عید کا دن قرار دیا، یہاں تک کہ یہ جملہ زبان زد خاص و عام ہو گیا تھا کہ **"اذل من اموی بالکوفة یوم عاشورا"** یعنی بنی امیہ کوفہ میں جس قدر عاشور کے دن ذلیل و خوار ہوئے اس قدر کبھی بھی ذلت و خواری کا سامنا نہیں ہوا۔(۲)

....

۱. الاقبال: ج۳، ص۸۲.

۲. تفسیر المیزان: ج۹، ص۲۸۸. صوم عاشورا بین السنة والبدعة: ص۱۳۰.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

روز عاشور کے متعلق مورخین کی تصریح

پہلی تصریح: مقریزی کا بیان

جب تک مصر میں خلفائے فاطمی کی حکومت رہی تب تک وہاں روز عاشور کی سرکاری چھٹی ہوتی تھی اور تمام بازار بند رہتا تھا اور لوگ اس دن فاقہ شکنی کا بڑا زبردست انتظام کرتے تھے اور امام حسینؑ کے غم میں عظیم دستر خوان لگایا جاتا تھا اور اونٹوں کو نحر کیا کرتے تھے۔ جب تک فاطمی حکومت قائم رہی تب تک یہی رواج باقی رہا لیکن جب فاطمی حکومت ختم ہوئی اور بنی ایوب کی حکومت آئی تو اس حکومت نے روز عاشور کو روز فرحت وسرور قرار دیا اور وہ لوگ اس دن اپنے اہل وعیال اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ سازی کرتے تھے، نئے نئے برتن خریدتے تھے، آنکھوں میں سرمہ لگاتے تھے اور اہل شام کی وہ سنت جو حجاج نے عبدالملک کے دوران حکومت رائج کی تھی یعنی (غسل کے لئے عمومی) حمام میں جانا؛ تاکہ اس کے ذریعہ شیعیان علی ابن ابیطالبؑ کی مخالفت ہوسکے کیونکہ شیعیان علی ابن ابیطالبؑ روز عاشور امام حسینؑ اور اصحاب حسینی کے غم میں محزون وغمزدہ رہتے ہیں کیونکہ اس روز انھیں شہید کیا گیا۔ بنی ایوب بھی اسی سنت (سنت بنی امیہ) پر عمل پیرا ہو گئے اور روز عاشور کو روز فرحت وسرور شمار کرنے لگے اور اپنے اہل خانہ کے لئے وسعت کا روز قرار دیا۔(۱)

....

۱. مجمع الامثال: ج ۲، ص ۲۱.

Presented by Ziaraat.Com

دوسری تصریح: ابوریحان کا بیان

روز عاشور کو بہت عظیم روز شمار کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اس دن امام حسینؑ اور اصحاب حسینی عروس شہادت سے بغل گیر ہوئے، اوران ہستیوں کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھا گیا کہ شریروں کی شرارت، لجوجوں کی لجاجت اور کمینوں کے کمینہ پن نے بھی آنکھیں جھکا لیں؛ کیونکہ قتل، پیاسا رکھنا، تلوار بازی، خیام میں آگ لگانا، اجسام طاہرہ سے سروں کو جدا کرنا، شہیدوں کے اجسام طاہرہ پر گھوڑے دوڑانا اور آل رسولؐ پر بڑے سے بڑا ستم ڈھانا، زمرۂ انسانیت سے خارج امور ہیں۔ لیکن ان غموں کے باوجود بنی امیہ نے اس دن نئے لباس خریدے، زینت و آرائش کی، آنکھوں میں سرمہ لگایا اور اس دن کو روز عید شمار کیا، اس دن ولیمہ کیا، مہمانداری کی، مٹھائیاں کھلائیں اور انواع واقسام کی غذائیں فراہم کی گئیں، اس رسم کو اسی وقت سے اہل سنت نے اپنالیا، بنی امیہ کی حکومت نیست و نابود ہوگئی لیکن اہل سنت کے درمیان سے اس بدعت کا خاتمہ نہ ہوسکا۔(۱)

تیسری تصریح: کراجکی کا بیان

کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ یہ لوگ محبت اہل بیتؑ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جس روز امام حسینؑ پر مصائب و آلام ڈھائے گئے (روز عاشور) اس روز کو روز برکت شمار کرتے ہیں، اس دن صدقہ دیتے ہیں، نیکیاں انجام دیتے ہیں، انفاق کرتے ہیں

....

۱. الخطط: ج۲، ص۳۸۵. الحضارة الاسلامية: ج۱، ص۱۳۷.

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

اس روز سال بھر کا نمک خریدنے کو باعث خیر و برکت شمار کرتے ہیں، چنندہ و پسندیدہ لباس پہن کر فخر و مباہات کرتے ہیں، اپنے جسموں کو پاک صاف کرتے ہیں، اپنے بھائیوں سے والہانہ مصافحہ کرتے ہیں، احوال پرسی میں اضافہ کرتے ہیں، دوستوں کی دعوت کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے ماحول کی وجہ سے شکر بجالاتے ہیں، ان کی عذر تراشی یہ رہتی ہے کہ یہ روز بقیہ ایام کی مانند نہیں ہے بلکہ یہ دن عظیم منقبتوں سے مخصوص ہے، اور وہ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اس روز خداوند عالم نے آدمؑ کی توبہ کو قبول فرمایا۔ (ہمارا اعتراض یہ ہے) کیسے ممکن ہے کہ جناب آدمؑ کا حق ادا کرتے ہوئے اس دن عید منانا واجب ہوگیا لیکن سید الانبیاء محمد مصطفیٰؐ کے حق کی ادائیگی کے پیش نظر ان کے نواسے کا کوئی غم نہیں!؟۔(۱)

چوتھی تصریح: علامہ سید رضی کے اشعار

کانت ماتم بالعراق تعدھا
امویة بالشام من اعیادھا
جعلت رسول اللہ من خصمائھا
فلبئس مادخرت لیوم معادھا
نسل النبی علیٰ صعاب مطیھا
ودم النبی علیٰ رؤوس صعادھا

....

۱۔ الکنیٰ والالقاب: ج ۱، ص ۴۳۱. عجائب المخلوقات: ج ۱، ص ۱۱۴.

Presented by Ziaraat.Com

یعنی ملک عراق ماتم کدہ بنا ہوا ہے اور ملک شام میں بنی امیہ عید منا رہے ہیں! پیغمبر اسلامؐ کو کس قدر رنجیدہ کیا گیا، ان لوگوں (بنی امیہ) نے اپنی آخرت کے لئے کتنا برا توشہ ذخیرہ کیا ہے! پیغمبر اکرمؐ کی نسل مبارک تاراجی کے گھاٹ اتر گئی اور نبی اکرمؐ کا مبارک خون نیزوں کی بلندیوں پر ہے....!۔

آخر کلام میں ہم یہ کہتے ہیں کہ روز عاشور کے روزہ کے متعلق ہمارا نظریہ وہی ہے جو محدث بحرانی، علامہ مجلسی، سید احمد خوانساری اور شیخ الاستاذ وغیرہ کا نظریہ ہے یعنی ''روز عاشور کا روزہ حرام ہے'' کیونکہ اس کے متعلق بہت سے روایات ہیں جو اس روزہ کی مذمت کرتی ہیں اور اس سے روکتی ہیں یا یوں تعبیر کیا جائے کہ بنی امیہ نے اس روز میں روزہ رکھنے کو اس لئے واجب قرار دیا ہے تا کہ وہ اپنے اس جرم کی پردہ پوشی کر سکیں جو عظیم جرم انھوں نے کربلا میں انجام دیا ہے۔

پروردگار عالم! اس گروہ پر لعنت فرما جس نے امام حسینؑ کے ساتھ جہاد کیا، جنھوں نے اس لشکر کی ہمراہی کی، جنھوں نے ان کو اسلحہ جات فروخت کئے اور جنھوں نے امام حسینؑ کے قتل میں ان (ملعونوں) کا ساتھ دیا۔ ''آمین''

☆☆☆

روز عاشور کا روزہ

Presented by Ziaraat.Com

حسن ختام ولبّ لباب

تمام روایات کے پیش نظر، یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ روایات کو چار طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے، وہ روایات جو روزہ کو واجب قرار دیتی ہیں ان کو باطل قرار دیا گیا ہے، جو روایتیں روز عاشور کے روزہ کو مستحب قرار دیتی ہیں ان میں تعارض پایا جاتا ہے لہٰذا وہ روایات قابل قبول نہیں ہیں؛ جب مکروہ قرار دینے والی روایات میں غور وخوض کیا تو ان کے درمیان بھی ٹکراؤ نظر آیا جس کے سبب وہ روایات بھی باطل قرار دی گئیں، آخر کلام میں حق یہی ثابت ہوا کہ روز عاشور کا روزہ حرام ہے کیونکہ حرام قرار دینے والی ہی روایات ایسی ہیں جن پر اعتبار کیا جاسکتا ہے کیونکہ جو روایات روز عاشور کے روزہ کو حرام قرار دیتی ہیں ان روایتوں میں آپسی ٹکراؤ اور کسی قسم کا تعارض نہیں پایا جاتا۔ پالنے والے ہمیں راہ مستقیم کو پہچاننے کی صلاحیت عطا فرما اور اسی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق مرحمت فرما تا کہ ہماری آخرت کا بہترین زاد راہ مہیا ہو سکے اور ہم عاقبت بخیر ہو سکیں۔ ”آمین“

”والسلام علی من اتبع الھدیٰ“

سید غافر حسن رضوی چھولسی ”ھندی“

روز نزول قرآن: ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ بروز جمعہ

Presented by Ziaraat.Com